حضرت حاتم اصم علیہ الرحمۃ
کے
وصایائے مقدسہ
مرتبہ
محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی
شائع کردہ: مؤسسہ مِراۃُ الدَعوَۃ الاسلامِیَہ
پیلی بھیت شریف یوپی

میثم قادری

بحمدہٖ تبارك و تعالیٰ

یہ مختصر رسالہ، نافع عجالہ، بخشش کا قبالہ، سیدنا اعلیٰحضرت فاضل بریلوی ومجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہما الرحمۃ کے وصایائے مبارکہ، ہدایات مقدسہ کا خلاصہ اور حضرت حاتم اصم علیہ الرحمۃ کی تینتیس (۳۳) سالہ کوششوں کا مبارک نتیجہ نیز تمام آسمانی وربانی کتابوں کی موعظتوں نصیحتوں کا نچوڑ، جن پر عمل کرنا کامیابئ دارین کا ذریعہ، رضائے الٰہی کا وسیلہ

مسمّٰی بنام

حاتم اصم علیہ الرحمۃ کے وصایائے مقدسہ

مترجم

تاج العلماء سراج العرفاء حضرت علامہ الشاہ سید محمد میاں صاحب قادری رضی اللہ عنہ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ

تشریحات ضروریه

حضرت علامہ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب قادری علیہ الرحمۃ داناپوری ثم پیلی بھیتی مفتئ جاورہ رتلام (ایم پی)

Mob. 09719703910

شائع کردہ: مؤسّسۂ مِرأۃُ الدَّعْوَۃِ الاسلامِیَہ پیلی بھیت شریف یوپی

CONTACT OFFICE
MIR-ATUDDAWATIL ISLAMIA
GULARIA SAKOLA, PILIBHIT (U.P.) 262001

منقبت

خاتمۃ المحدثین زبدۃ المحققین حضرت علامہ مولانا سیدنا مولوی وصی احمد صاحب قبلہ پیلی بھیتی
معروف بہ محدث سورتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نتیجہ فکر از حضرت مولانا عرفان علی رضوی بیسلپوری علیہ الرحمۃ

ورا ہے فہم سے رفعت محدث سورتی تیری
ہوئی کونین میں شہرت محدث سورتی تیری

نگاہیں ڈھونڈتی پھرتی ہیں تجھکو سارے عالم میں
کہ تھی اک نور کی صورت محدث سورتی تیری

ترے دریا سے پیاسے علم کے سیراب ہوتے تھے
کہ فیض عام تھی رحمت محدث سورتی تیری

نہیں ہیں نام لیوا تیرے کچھ اہل زمیں تنہا
فلک پر بجتی ہے نوبت محدث سورتی تیری

وصی احمد کا سنکر نام نجدی منہ چھپاتے ہیں
وہ ان پر چھائی تھی ہیبت محدث سورتی تیری

نہیں بجتا ہے پیلی بھیت ہی میں کچھ تیرا ڈنکا
ہے سارے ہند میں شہرت محدث سورتی تیری

سیاہی نامۂ اعمال کی کافور ہوتی تھی!
ملے اب وہ کہاں صحبت محدث سورتی تیری

رکھے فیضاں ترا جاری ترا عبدالاحد بیٹا
یہ باقی ہے بڑی نعمت محدث سورتی تیری

خداوندا ہو جاری پھر میرے مولیٰ کا بحرِ فیض
بٹے ہر اک کو پھر دولت محدث سورتی تیری

امام المسلمین احمد رضا خاں جبکہ واصف ہوں
لکھے عرفاں کیا مدحت محدث سورتی تیری

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۱۴

نام کتاب .... وصایائے مقدسہ

مترجم .... تاج العلماء حضور سید محمد میاں صاحب رضی اللہ عنہ

مرتبہ .... محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

تصحیح .... قاری محمد اعجاز احمد القادری پیلی بھیتی

" .... محمد رضوان رضا قادری پیلی بھیتی

سن طباعت .... ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء

تعداد اشاعت .... دوہزار ۲۰۰۰

سن طباعت باردوم .... ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰۱۳ء

کتابت: محمد اطہر خاں، نوری کمپوٹرس محلہ بھورے خاں، پیلی بھیت

ملنے کے پتے

(۱) دفتر مرأۃ الدعوۃ الاسلامیہ گلوپا، سکولہ، ضلع پیلی بھیت 262001 یوپی

(۲) دفتر المجلس الاسلامی شیش گڑھ، بریلی شریف 243505 یوپی

(۳) مکتبہ المصطفیٰ راہ اعلیٰ حضرت بہاری پور ڈھال بریلی شریف

(۴) قادری کتاب گھر اسلامیہ مارکیٹ نومحلہ مسجد بریلی شریف

(۵) مکتبہ جام نور، ۴۲۲؍ اردو بازار مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔

(۶) کتب خانہ امجدیہ، ۴۲۵- مٹیا محل جامع مسجد دہلی

(۷) مدرسہ رضویہ غریب نواز خانیاں بندھا، گونیری روڈ، جے پور، راجستھان

اور اہلسنت کے مکتبوں پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

قارئین کرام! فقیر قادری، تقریباً ۱۹۹۱ء سے حضرت علامہ مفتی ابو طاہر محمد طیّب صاحب علیہ الرحمۃ دانا پوری ثم پیلی بھیتی کے علمی و قلمی سرمائے کی تلاش و جستجو میں لگا ہوا ہے۔ اس طویل عرصہ میں آپ کے اہل خانہ کے علاوہ ملک و ملت کے بہت سے افراد و اشخاص سے فقیر نے رابطہ کیا، تلاش و بسیار سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے کہ حضرت کی ساری تصنیفات و تالیفات اور تمام مقالات و فتاویٰ کو حاصل کر لینا امتداد زمانہ کے باعث اب یہ آسان کام نہیں ہے مگر پھر بھی ہماری محنت رائگاں نہیں گئی بلکہ بفضلہ تعالیٰ بڑی حد تک کامیابی ملی اور مخلص احباب نے ہر موڑ پر ہمارا ساتھ دیا۔

زیر نظر رسالہ بھی اسی تتبع و تلاش کا ثمرہ ہے۔ جو ہمیں شہزادۂ شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا محمد ادریس رضا خاں حشمتی مدظلہ سے حاصل ہوا۔ یہ رسالہ حضرت اطیب العلماء رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی مستقل تصنیف تو نہیں ہے مگر حضرت موصوف نے حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے وصایا مقدسہ کے تحت "تشریحات ضروریہ" کے نام سے جو

گراں قدر تبصرے فرمائے ہیں وہ خاصی اہمیت و افادیت کے حامل ہیں۔ دیکھنے کے بعد جس کا اندازہ قارئین خود ہی لگا سکتے ہیں، ہم یہاں یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم نے حضرت موصوف کی ان تشریحات میں بعض مقامات پر حذف و اضافہ بھی کیا ہے جس کا کہ دور حاضر مقتضی تھا اور حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کریم کی جن آیات کو ''ہشت فائدے'' کے طور پر نقل فرمایا ہے ان کا حوالہ بھی درج کر دیا ہے تا کہ قارئین کو بوقت ضرورت تلاش کی زحمت نہ ہو۔

پیش نظر حاصل شدہ اصل رسالہ صرف سولہ (۱۶) صفحات پر مشتمل تھا جس کا جدید ترتیب اور عمدہ کتابت کے بعد سولہ صفحات میں آنا نہایت ہی مشکل نظر آ رہا تھا اس لئے فقیر نے آخر میں رسالہ کے موضوع یا نام کی مناسبت سے سیدنا اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ اور مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کی وصیتوں اور نصیحتوں کا خلاصہ و نچوڑ شامل کر کے اس کے صفحات میں مزید اضافہ کر دیا جس سے رسالہ کی افادیت میں بھی چار چاند لگ گئے اور طباعت میں پلیٹوں وغیرہ کی حائل ہونے والی پریشانی بھی ختم ہوگئی۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ بطفیل سرور کائنات علیہ التحیۃ والثنا قبول فرمائے اور قوم و ملت کیلئے فوز و فلاح نیز ہدایت و نصیحت کا ذریعہ بنائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقیر محمد عبد الرشید قادری عفی عنہ

عرض حال

ازمترجم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلّی و نسلم علیٰ رسولہٖ الکریم وآلہٖ واصحابہٖ ذوی الفضل العظیم و علینا محم و لھم

دوشنبہ ۲۰/رجب ۱۳۵۹ھ کو کتب خانہ برکاتی کی فہرست کتب ترتیب کے سلسلے میں ایک قلمی تحریر دیکھی جو آٹھویں ربیع الآخر شریف ۱۳۰۸ھ کی منشی محمد فرزند حسین صاحب کی لکھی ہوئی ہے جن سے میں نے بھی اپنی ابتدائی عمر میں فارسی کی کتابیں پڑھیں اور مشق خط کی تھی اور جو حضرت جد امجد قدس سرہ کے قائم کئے ہوئے مطبع صبح صادق سیتاپور کے مہتمم و منتظم تھے۔ یہ تحریر حضرت حاتم اصم کی طرف منسوب ایک حکایت کے عنوان کے ماتحت آٹھ فائدوں پر مشتمل ہے جنہیں ان کے جامع نے قرآن مجید و حدیث حمید سے نکالا اور انہیں کے حوالوں سے لکھا ہے۔

منشی فرزند حسین صاحب نے اس حکایت کے ختم کے بعد لکھا ہے کہ انہوں نے یہ حکایت حضرت سیدی مرشدی والد ماجد ابو القاسم محمد اسمٰعیل حسن شاہ جی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم کے حکم سے لکھی ہے۔

چونکہ وہ آٹھوں فائدے کام کی باتیں دنیا و عقبیٰ میں نفع دینے والی نصیحتیں ہیں اس لئے اپنے حضرت مرشد برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کا فائدہ عام کرنے کے لئے اس نیاز مند حقیر کی اس ذات گرامی سے عقیدت و نیازمندی اسکی مقتضی ہوئی کہ اس حکایت کا اردو ترجمہ کر کے اردو جاننے والے اپنے سنّی بھائیوں بہنوں کے اس سے نفع پانے کا سامان کروں۔ بہر حال وہ اصل فارسی تحریر مع ترجمہ اردو حاضر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکایت

حاتم اصم مرید و شاگرد شفیق بلخی بود
درسی وسہ سال از علم حاصل کردہ خود
ہشت فائدہ خلاصہ کردہ گفت مرا از
علم ایں قدر بس ست کہ خلاص و
نجات من در دو جہاں دریں ہشت
فائدہ است ۔ چوں شفیق شنید گفت
کہ کتابہائے الٰہی چہار گانہ بدیں
فوائد ہشتگانہ میگردد۔ ہر کہ بدیں
فوائد کار کند بدیں چہار کتاب عمل
کردہ باشد در نظم آں ہشت فوائد
ہشت بیت آوردہ شد بر سبیل اختصار
برائے حفظ اوّل قولہ تعالیٰ و
الباقیات الصالحات خیر
عند ربك ثوابا و خیر املا
(الکہف ۴۶) فرد

مونس است اعمال صالح در لحد
یار دنیا طالب گورے رود

حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو حضرت شفیق بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید و شاگرد تھے اپنے حاصل کئے ہوئے علم سے تینتیس برس میں یہ آٹھ فائدے خلاصہ کر کے فرمایا کہ مجھے اسی قدر علم کافی ہے اور دونوں جہاں میں میری نجات اور خلاصی انہیں آٹھ فائدوں سے بفضلہٖ تعالیٰ حاصل ہے جب حضرت شفیق نے یہ سنا تو فرمایا کہ اللہ عز و جل کی چاروں کتابوں (قرآن عظیم و انجیل شریف و تورات مبارک و زبور شریف) کا خلاصہ یہی آٹھوں فائدے ہیں جو ان پر عمل کرلے گویا اس نے چاروں خدائی کتابوں پر عمل کرلیا آسانی حفظ کے لئے وہ آٹھوں فائدے آٹھ بیتوں میں مختصر طور پر نظم کئے جاتے ہیں پہلا فائدہ اللہ عز و جل فرماتا ہے اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ان کا ثواب تمہارے رب کے پاس بہتر اور وہ امید سب سے بھلی

تیری نیکی قبر میں بھی ساتھ دے
یار دنیا کا وہاں کب ساتھ دے

ضروری تشریح

اس آیت مبارکہ پر اگر بتوفیقہٖ تعالیٰ ہمارے علمائے کرام و عوام اہل اسلام عامل ہو جائیں تو اپنے یاروں اور دوستوں کے روٹھ جانے کا خیال اُن کے دل سے یکسر جاتا رہے اور سمجھ لیں کہ آج جن آشناؤں کو راضی رکھنے کے خیال سے ہم کلمۂ حق کو چھپا رہے ہیں جن کے ناراض ہو جانے کے ڈر سے آج بد مذہبوں بے دینوں کے رد سے ہم سکوت کئے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی ہماری قبر میں ہمارا مونس نہ ہوگا۔ قبر میں رفاقت کرنے والے اعمال صالحہ ہیں اور ایمان کے بعد سب سے بڑا عمل صالح یہی ہے کہ فتنوں کے وقت کھلم کھلا حق کہے اور اظہار حق میں اپنے دوستوں اور عزیزوں کے ناراض ہو جانے کی پروانہ کرے۔

دوم: قولہ تعالیٰ و اما من خاف
مقام ربہ و نہی النفس عن
الھوی فان الجنۃ ھی الماوی
(النزعٰت ۴۰)

آرزوئے نفس امارہ بدہ
برخلاف آرزویش کاربہ

دوسرا فائدہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بیشک جنت ہی ٹھکانا ہے۔

نفس کے کہنے پہ مت کرنا عمل
اسکی خواہش کے مخالف ہی تو چل

ضروری تشریح

اس ہدایت قرآنیہ پر اگر بفضلہٖ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائی عامل

ہو جائیں تو ہر قسم کے فسق و فجور اور جملہ مخالف شریعت امور کا قطعاً سد باب
ہو جائے۔ گناہوں کو انسان کے سامنے نفس امارہ ہی مزین کر کے پیش کرتا
ہے اور اتباع شریعت سے اسے ناگواری ہوتی ہے بلکہ جملہ کلمہ گو
بدمذہبان بھی اسی نفس امارہ کی پیروی میں مبتلا ہو کر گمراہ و بدمذہب ہو
گئے۔ نفس امارہ ہی یہ فریب دیتا ہے کہ سب بدمذہبوں بیدینوں مرتدوں
سے علیٰحدگی و نفرت میں تکلیف و مشقت اور حدود شرعیہ سے آزادی میں
عیش و راحت ہے۔

سوم: قول تعالیٰ نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوۃ الدنیا۔ (الزخرف ۳۲) قسمت روزی زحق داں در ازل پس بدادہ دہ رضائے بے ملل	تیسرا فائدہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ہم نے ان میں ان کی زندگی کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا۔ روزی کی قسمت ازل میں ہو چکی بے ملال اس پر تو رہ راضی خوشی

ضروری تشریح

جو لوگ روزی روٹی کی خاطر خلاف شریعت امور کا ارتکاب
کرتے ہیں یا پیٹ کی خاطر وہابیہ، قادیانیہ، نیچریہ، چکڑالویہ اور روافض و
خوارج وغیرہم کی ناپاک کمیٹیوں میں گھستے ہیں ان سے خلا ملا رکھتے ہیں یا
روٹی کے لئے ان پر کھلم کھلا رد کرنے سے سکوت کرتے ہیں ان کو اس
ہدایت قرآنی سے سبق حاصل کرنا چاہئے بحکم قرآنی روزی تو اسی قدر ملے
گی جو ازل میں مقدر ہو چکی پھر اس کے لئے شریعت مطہرہ کی نافرمانی

کرنا پرلے سرے کی نادانی اور بھول ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے
کہ کسی کو غنی کیا، کسی کو فقیر، کسی کو قوی، کسی کو ضعیف، مخلوق میں کوئی ہمارے
حکم بدلنے اور ہماری تقدیر سے باہر نکلنے کی قدرت نہیں رکھتا تو جب دنیا
جیسی قلیل چیز میں کسی کو مجال اعتراض نہیں تو نبوت جیسے منصب عالی میں کیا
کسی کو دم مارنے کا موقع ہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں، غنی کرتے ہیں جسے
چاہتے ہیں مخدوم بناتے ہیں۔ جسے چاہتے ہیں نبی بناتے ہیں جسے چاہتے
ہیں اُمتی بناتے ہیں۔ امیر کیا کوئی اپنی قابلیت سے ہو جاتا ہے، ہماری
عطا ہے جسے جو چاہیں دیں۔

چہارم قولہ تعالیٰ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم (الحجرات ۱۳) نزد حق عزت ز تقویٰ بیش داں نے ز قوم و مال و جاہ خویش داں	چوتھا فائدہ: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے پیش حق تقویٰ کا عزت نام ہے قوم و مال و جاہ سب ناکام ہے

ضروری تشریح

آج دنیا میں زیادہ تر قومیت اور وطنیت کے جذبے پھیلائے جا
رہے ہیں اور انہیں دونوں قومی و وطنی مصیبتوں کے ماتحت نہایت سرعت
کے ساتھ بدمذہبی اور بیدینی پھیلائی جا رہی ہے مومن کانفرنس کپڑا بننے

والوں کی، جمعیۃ القریش، قصابوں کی، جمعیۃ المنصور روئی دھنکنے والوں کی، جمعیۃ الراعین سبزی فروشوں کی، جمعیۃ الادریسیہ درزیوں کی، افغان کانفرنس پٹھانوں کی، وغیرہ وغیرہ تمام قومی کانفرنسیں اسی جذبۂ قومیت کے ماتحت وجود میں لائی گئیں۔ پھر ان میں اصول یہ رکھے گئے کہ اپنے قوم کا، فرد کہلانے والا سنّی ہو یا وہابی دیوبندی ہو یا قادیانی، نیچری ہو یا چکڑالوی وہ بے تکلف اس قومی کانفرنس کا ممبر ہوسکتا ہے اور کیسا ہی زبر دست سنّی صالح متقی مسلمان ہو لیکن اپنی قوم کا، فرد نہ کہلاتا ہو تو اس کو اس قومی کانفرنس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا جاسکتا ہے اسی بنا پر مختلف اقوام کے سنّی مسلمانوں کے درمیان نفرت کے جذبات پیدا کئے گئے اسلامی اخوت کے رشتے منقطع کئے گئے اور اپنی قوم کا، فرد کہلانے والے بد مذہبوں کو قومی کانفرنس میں داخل کر کے ان کو بدمذہبی و بیدینی پھیلانے کے موقعے دیئے گئے۔ جذبۂ وطنیت ہی کے ماتحت مسلمان کہلانے والے اسی جذبۂ وطنیت ہی کا مقتضیٰ ہے کہ تحریک فلسطین میں عربوں نے غیر وطنی یہودیوں سے تو مقابلہ کیا مگر اپنے وطن کے عرب عیسائیوں کے ساتھ اتحاد و اتفاق منایا۔ اسلام نے دنیا بھر کے تمام غلامان مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ التحیۃ والثناء کو ایک قوم ایک امت قرار دیا تھا، اسلام نے تمام اوطان و ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ و اشاعت دین اسلام کے لئے مسلمانوں کو بقدر وسعت وطاقت پھیل جانے کا حکم دیا تھا۔ دوسرے ممالک والوں سے ہم

کیا کہیں اللہ تعالیٰ ہی ان کو ہدایت فرمائے! آمین۔ ہمارے ہی ملک کے تمام اقوام کے جملہ مسلمانان اہل سنت اس فرمان ربانی پر اعتقاد رکھتے ہوئے اسی کے مطابق اپنا عمل کرلیں تو ابھی ہندوستان میں کایا پلٹ سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ هو الموفق۔ مسئلہ کفایت میں شریعت مطہرہ نے اہل عجم کے لئے قوموں اور پیشوں کا ضرور اعتبار فرمایا ہے مگر صرف اس لئے کہ نکاح کے سے دو اجنبی مرد عورت کے باہم منسلک ہونے کے نازک ترین رشتہ پر اس عجمی عرف سے کوئی اثر نہ پڑے اسی طرح شریعت مطہرہ نے خلافت کو قریش کے ساتھ خاص رکھا کہ اسی مبارک قبیلے میں حاکم دارین خلیفۂ رب العالمین نائب احکم الحاکمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ یوہیں شریعت پاک نے بنی ہاشم پر زکات و دیگر صدقات واجبہ کو حرام ٹھہرایا ہے اس لئے کہ مال کا یہ میل اس دودمان عالی شان کے لائق نہیں اسی طرح احادیث کریمہ نے سادات کرام کو تمام قوموں میں سب سے افضل بتایا اس لئے کہ ان کی رگوں میں حضور اکرم سید الطاہرین صلی تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا پاک مبارک خون جاری وساری ہے مگر ان مسائل کا یہ مفاد ہرگز نہیں کہ تنہا نسب وقومیت بغیر ایمان کے کارآمد ہے۔ تقوے کا سب سے پہلا درجہ کفر وشرک وارتداد سے احتراز ہے تو جو شخص معاذ اللہ کافر یا مرتد ہو اس کو اُس کی ہاشمیت یا قریشیت یا ادعائے سیادت عند اللہ کچھ نافع نہیں۔ نیز ان مسائل کا یہ مقتضیٰ بھی ہرگز نہیں کہ اپنے نسب

یا اپنی قوم پر فخر کریں اور دوسری قوم والوں کو اگرچہ وہ سچّے پکّے مسلمان سنّی صالح ہوں ذلیل ورزیل سمجھیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پنجم قولہ تعالیٰ ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق (النحل ٩٦)

مال گر ایثار درویشاں کنی
نزدِ حق باقی بیابی اے دنی

پانچواں: فائدہ۔ فرمان ربانی ہے جو تمہارے پاس ہے ہو چکے گا اور جو اللہ کے پاس ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔

حق کے درویشوں کو گر دیگا تو مال
دیگا حق بدلے میں نعمت بے زوال

★ ضروری تشریح ★

آج دین کی خدمت میں جو کمی ہو رہی ہے اس کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ

کریماں را بدست اندر درم نیست
خداوندان نعمت را کرم نیست

یعنی جن کے دلوں میں دین پاک پر مال نثار کرنے کا جذبہ ہے ان کے پاس تو مال نہیں اور جو مالدار ہیں ان میں یہ جذبہ نہیں اگر وہ لوگ اس آیت الٰہیّہ سے ہدایت حاصل کریں اور سمجھیں کہ جو کچھ مال ہمارے پاس رہ جائیگا وہ سب فانی ہے اور جس قدر دین پاک مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ التحیۃ والثناء کی خدمت وحفاظت اور دشمنان دین کی نکایت میں صرف کیا جائیگا یا اللہ تبارک وتعالیٰ کے درویشوں اور اس کے دین پاک کی خدمت کرنے

والوں کو دیا جائیگا وہ ہمیشہ باقی رہیگا۔ اور جنت الفردوس میں خدا ورسول جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ابدی نعمتیں دوامی دولتیں سرمدی راحتیں دلوائیگا، تو ابھی بعونہ تعالیٰ وعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دین اسلام ومذہب اہل سنت کی بہت کچھ خدمت واعانت ہو سکتی ہے اور وہابیت ودیوبندیت وغیر مقلدیت وقادیانیت وچکڑالویت ونیچریت وبابیت وبہائیت کا بہت کچھ سدّ باب ہو سکتا ہے۔ کاش ہمارے وہ سنّی بھائی جن کو خدا اور رسول جلّ جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دولت دنیا سے مالا مال فرمایا ہے۔ اس طرف توجہ کریں واللہ تعالیٰ ہو الموفق۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جو نیکی دکھاوے کے لئے کی جائے وہ تمہارے پاس رہیگی اور تمہاری طرح وہ بھی فنا ہو جائے گی مگر جو نیکی اللہ کے لئے کروگے وہ رب کے پاس رہیگی اور باقی ہوگی۔

ششم: قولہ تعالیٰ الم اعھد الیکم یٰبنی اٰدم ان لا تعبدوا الشیطٰن انه لکم عدو مبین وان اعبدونی ھذا صراط مستقیم (یاسین ٦٠)

دشمنت شیطانست فرمانش مبر
طاعت حق است راہ راست تر

چھٹا: فائدہ۔ فرمان الٰہی ہے۔ اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا کہ شیطان کو نہ پوجنا بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور میری بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے۔

سن نہ تو شیطان کا ہرگز کہا
راہ سیدھی طاعت حق ہے سدا

ضروری تشریح

شیطان صرف ابلیس ہی کا نام نہیں بلکہ جنوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں اور انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں جنوں میں کے شیطان تو ابلیس اور اس کی ذریت والے ہیں اور انسانوں میں کے شیطان وہ بد مذہب گمراہ بد دین و بیدین لوگ ہیں جو اپنی صحبتوں اپنی چکنی چپڑی باتوں اپنی خوشامدوں اور اپنے فریبوں سے لوگوں میں اپنی بد مذہبی کی اشاعت کریں قرآن عظیم نے شیاطین الانس کو شیاطین الجن پر مقدم فرمایا اس لئے ان انسان نما شیطانوں کا ناپاک اثر بوجہ ہم جنسی انسانوں پر بہت جلد ہو جاتا ہے۔ جنوں میں کے شیطان تو لاحول شریف و ذکر الٰہی سے بھاگ جایا کرتے ہیں مگر یہ انسانوں میں کے شیطان مبتدعین و مرتدین ذکر الٰہی اور لاحول شریف سے نہیں بھاگتے بلکہ ان میں کے کتنے وہ ہیں جو خود بھی مسلمانوں کے سامنے اپنے آپ کو ذکر الٰہی و لاحول شریف وغیرہ وظائف کا پابند ظاہر کرتے ہیں۔ مسلمان بھائی اگر اس آیت ربانیہ کی ہدایت پر عمل پیرا ہو کر قدیم اور اصلی سچے مذہب اسلام و سنیت کے سوا ہر ایک نئے نکلے ہوئے مذہب کو شیطانیت تصور کریں اور ان کے داعین و مبلغین جملہ وہابیوں دیو بندیوں، غیر مقلدوں نیچریوں، چکڑالویوں، قادیانیوں، وبابیوں، بہائیوں، رافضیوں، خارجیوں وغیرہم کو شیطان سمجھیں ان کا کہنا نہ مانیں ان کی بات نہ سنیں ان کے پاس نہ بیٹھیں ان کی صحبتوں کو آگ

جائیں تو مسلمان کہلانے والوں میں بد مذہبی و بیدینی کا پھیلتا ہوا سیلاب فوراً رک سکتا ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

ہفتم : قولہ تعالے و ما من دابۃ فی الارض الاعلیٰ اللہ رزقھا (ھود ٦)	ساتواں فائدہ- فرمان الٰہی ہے اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو
چونکہ خالق شد ضمان رزق تو در حرام وشبہہ قوت خود مجو	جب ہے ضامن رزق کا ترے خدا پھر حرام وشبہہ سے دل مت لگا

★ ضروری تشریح ★

اس فرمان ربانی کو اگر ہمارے مسلمان بھائی یاد رکھیں تو قمار بازی، سود خوری، سٹے وغیرہ تمام ناجائز طریقوں کا قطعاً سد باب ہو جائے مسلمان جب اس بات کا تصور رکھے گا کہ میرا رزق تو میرے رب کریم جلّ جلالہٗ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے تو مال حاصل کرنے کے حرام و ناجائز طریقے سے روزی حاصل کرنے کی کوشش نہ کریگا۔ وہ حضرات علماء بھی جو مال دنیا کی طمع میں بد مذہبوں اور بیدینوں کا کھلم کھلا رد نہیں کرتے کلمۂ حق صاف صاف کہنے سے گریز کرتے ہیں اس آیت کریمہ سے سبق لیں اور سمجھیں کہ کوئی مالدار یا سیٹھ ہمارا روزی رساں نہیں ہماری روزی تو اس جواد کریم جلّ جلالہٗ نے اپنے ہی ذمہ کرم پر رکھی ہے پھر اس کے

دشمنوں کا کھلم کھلا رد کر کے اور کلمۂ حق صاف صاف سنا کر اسی کو کیوں نہ راضی کریں کسی مالدار یا سیٹھ کی خوشامد میں کلمۂ حق چھپا کر یا لگی لپٹی کہکر حضرت رزاق جل جلالہٗ کی ناراضی کیوں اپنے سر لیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ وہ بندہ بہت نادان ہے جو رزق کی فکر میں اپنی مغفرت کی فکر نہ کرے کیوں کہ رزق کا رب نے وعدہ فرمایا ہے مغفرت کا وعدہ نہیں فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا فیغفر لمن یشآء و یعذب من یشآء تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دیگا۔ تو فکر اپنی نجات کی چاہئے نہ کہ رزق کی۔

ہشتم: قولہ تعالیٰ و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (الطلاق ۳)

اعتماد تو بمخلوق ست بد
پس توکل راخدا کافی بود

آٹھواں فائدہ: فرمان ربانی ہے۔ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

جو ہیں تجھ سے ان پہ مت کر اعتماد
کافی ہے تیرے لئے رب العباد

ضروری تشریح

آج مسلمانوں کی کمزوری و زبوں حالی کا بہت بڑا سبب ایک یہ بھی ہے کہ مسبب الاسباب جلّ جلالہ کیطرف سے ہٹکر انکی نظر صرف ظاہری اسباب ہی پر رہ گئی آج ہمارے حکمراں حضرات بھی اسی بلا میں مبتلا ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم بحکم شریعت تمام بدمذہبوں بیدینوں سے مقاطعہ کرلیں تو ہم تھوڑے رہ جائیں گے ہمیں کامیابی کیوں کر ہوگی ہمارے

مخالفین یہود و نصاریٰ کے پاس قوت ہے طاقت ہے جمعیت ہے، دولت ہے، ہمارے ہاتھ ان سب چیزوں سے خالی ہیں پھر ہم ان کے مقابلہ میں کیوں کر کامیاب ہونگے ان کو اس آیت ربانیہ سے سبق لینا چاہئے اور امریکہ جیسے ظالم و جابر، اسلام دشمنوں کی جی حضوری و چاپلوسی سے باز آجانا چاہئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریگا اُسے اللہ کافی ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی اور جسے اللہ کافی ہوا سے دوسرے دروازے پر جانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ دوسرے اس کے دروازے پر آتے ہیں۔ اسی مضمون کو دوسری آیت کریمہ میں یوں ارشاد فرمایا گیا ہے فلا تھنو او تدعوا الی السلم و انتم الاعلون و اللہ معکم و لن یترکم اعمالکم (محمد ۳۵) یعنی تو اے مسلمانو! تم سست نہ ہو اور بد مذہبوں کافروں کو صلح و اتحاد کی طرف مت بلاؤ اور تمہیں سب پر غالب ہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمال میں تم کو خسارا ہرگز نہ دیگا۔ اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ ولا تھنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین (العمران ۱۳۹) اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ! تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

ایمان شرط اور اس کی جزا علو ہے۔ شرط کو چھوڑ کر جزا کا طالب ہونا انتہائی نادانی ہے۔ پوری بھول ہے کامچوری کا ڈھنگ ہے اور ایسا ہی ہے جیسے بغیر وضو کے نماز کے لئے کھڑا ہو جانا اور ظہر کے وقت مغرب کی

نماز پڑھ لینا کہ دیکھنے میں تو نماز ہے مگر درحقیقت نماز ہی نہیں، روٹی نہ کھانا پانی نہ پینا اور کہنا کہ یوں ہیں پیٹ بھر جائیگا پیاس بجھ جائیگی کونسی عقلمندی ہے؟ کھانا پانی بھوک اور پیاس کی مصیبت کو دفع کرنے کے لئے عالم اسباب میں باذن الٰہی بمنزلہ شرط کے ہے۔ شرط کے بغیر مشروط کا خواہاں ہونا نفس کو دھوکا دینا نہیں تو اور کیا ہے؟ اسی لئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے علو کے لئے ایمان کی شرط لگادی ہے جب تک ایمان نہیں۔ جبتک نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامان عالی ہاتھ میں نہیں جب تک ان کا اسوۂ حسنہ پیش نظر نہیں جب تک احکام شریعتِ مطہرہ ملحوظ خاطر نہیں کسی قسم کا غلبہ وکامیابی ممکن نہیں، کسی قسم کی فلاح و بہبود اور کامرانی حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ذلت وخواری کا واحد علاج ایمان ہے۔ پستی وتنگدستی کا مجرب تریاق ایمان ہے، ہر قسم کی پیچیدگیوں کا سلجھانے والا ایمان ہے، ساری کشمکشوں سے نکال کر دینی و دنیوی ترقی کے بامِ کمال پر پہنچانے والا ایمان ہے، بلکہ فی الحقیقت دنیاؤ آخرت کی ہر خیر و برکت ہر فوز وفلاح ہر فتح ونصرت، ہر قسم کی کامیابی وکامرانی کا موجب ایمان ہے۔ اگر ایمان نہیں، اگر دامن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہاتھوں میں نہیں، اگر اسوۂ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیش نظر نہیں اور احکام شریعت مطہرہ پر عمل نہیں بلکہ الٹی ان کی تذلیل وتضحیک کی جارہی ہے۔ تو حکومت کچھ نہیں، طاقت وقوت کچھ نہیں، جد و جہد کچھ نہیں، سعی و عمل کچھ نہیں،

خدمتِ خلق کچھ نہیں، تنظیم کچھ نہیں، اتحاد کچھ نہیں، سب بے سرے راگ ہیں، سب جہنم کی تیاریاں ہیں، یہ سب خودکشی اور استہلاک ہیں۔ سب موت کے ساتھ لہو ولعب ہیں ان سے پیٹ کا دوزخ تو بھر جائیگا تن لباسی بظاہر اچھی طرح ہو جائیگی، دنیوی زندگی بظاہر اچھی طرح گزر جائیگی۔ مگر اسلام ترقی پذیر ہرگز نہیں ہوسکتا ان سے مسلمانوں کی بہتری ہرگز نہیں ہوسکتی۔

خلاصۂ ہشت فوائد حاتم اصم کہ در سی وسہ سال حاصل کردہ بود

اوّل آنکہ محبوباب ومعشوقان دنیا از لب گور باز گردند و اور در گور تنہا باز گزارند پس اعمال صالحہ را محبوب خود سازد تا در گور باوے در آیند ومونس او در گور باشند و در منازل قیامت باوے باشند چنانچہ حق تعالیٰ می فرماید قولہ تعالیٰ و العصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا و عملو الصلحت (العصر)

حضرت حاتم اصم کے آٹھ فائدوں کا خلاصہ جو حضرت نے ۳۳ برس میں حاصل کئے تھے

اوّل یہ کہ دنیا کے محبوب ومعشوق قبر کے کنارے سے لوٹ آتے اور اسے قبر میں اکیلا چھوڑ دیتے ہیں تو نیک کاموں کو اپنا دوست بنائے تاکہ وہ اُس کے ساتھ قبر میں جائیں اور وہاں اس کے مونس رہیں اور قیامت کی منزلوں میں اس کا ساتھ دیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اس زمانہ محبوب کی قسم بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔

دوم بخلاف نفس کار کند دور مجاہدہ
وے کمر بندد و دیگر آرزوے وے
ندہد تا در طاعت خدائے تعالیٰ
آرام گیرد وقولہ تعالیٰ و امامن
خاف مقام ربہ و نہی النفس
عن الھوی فان الجنۃ ھی
الماوی۔ (النزعات ۴۱)

دوسرے نفس کے خلاف کام کرے اور
اس کے ساتھ جہاد میں کمر ہمت
باندھے اور اسکی دوسری آرزو پوری نہ
کرے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت و
عبادت میں آرام پکڑے ارشاد ربانی
ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑا
ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے
روکا تو بیشک جنت ہی ٹھکانا۔

سوم: بداند قسمت روزی در ازل
رفتہ است و کس رادریں
اختیارے نیست پس برکسے حسد
نبرد و برقسمت خدا راضی شود و
باہمہ جہانیاں صلح کند و درسعی
دریں دنیا رنج نبرد قال اللہ
تعالیٰ نحن قسمنا بینھم
معیشتھم فی الحیوۃ الدنیا
(الزخرف ۳۲)

تیسرے یہ کہ جان رکھے کہ روزی
کی تقسیم ازل میں ہو چکی ہے اور اب
کسی کو اس میں اختیار نہیں ہے اس
لئے کسی پر حسد نہ کرے اور اللہ کی
تقسیم پر راضی رہے اور اس بارے
میں سب سے صلح رکھے اور اس دنیا
کے لئے غیر ضروری کوشش میں رنج
نہ اٹھائے۔ فرمان الٰہی ہے ہم نے
انہیں انکی زندگی کا سامان دنیا کی

چونکہ قسام اوست کفر آمد گلہ
صبر کن فالصبر مفتاح الصلہ
۔ رضا بدادہ بدہ وزچنین گرہ بکشا
کہ برمن وتو در اختیار نکشادست

زندگی میں بانٹا ۔
جبکہ قاسم رب ہے کفر اس کا گلہ
صبر کر ہے صبر مفتاح الصلہ ۔
دیا جو حق نے اسی پر تو راضی دل سے رہ
کہ مجھکو تجھ کو نہیں اختیار اس کے سوا

چہارم بدانکہ عزت و بزرگواری
نزد حضرت حق در کثرت تقویٰ و
پرہیزگاری ست نہ در قوم وعشائر و
در کثرت مال واتلاف مال وتبذیر
قال اللہ تعالیٰ ان اکرمکم
عند اللہ اتقٰکم (الحجرات
۱۳) و ان العاقبۃ للمتقین۔
(ھود ۴۹)

چوتھے یہ کہ جان رکھے اللہ عزوجل
کے نزدیک عزت اور بزرگی تقویٰ
اور پرہیزگاری کی کثرت میں ہے نہ
کہ صرف قوم ۔ قبیلے اور مال کی
کثرت و فضول خرچی میں۔ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے بیشک اللہ کے یہاں
تم میں زیادہ عزت والا وہ جو زیادہ
پرہیزگار ہے اور بیشک بھلا انجام
پرہیزگاروں کا۔

پنجم آنچہ در دنیا اندوختہ است
درراہ خدائے تعالیٰ نہدو بدر و
یشاں ایثار کندو بہ ودیعت خدائے
تعالیٰ سپرد کند تا در نزد حضرت حق
تعالیٰ باقی باشد و توشہ وزاد بدرقۂ
آخرت باشد و از نکوہش وعیب و
صد گفتن حاسداں کہ بر یک دیگر
یسبب مال و جاہ حسدمی برند
درامن باشد قال اللّٰہ تعالیٰ
ماعند کم ینفد وماعنداللّٰہ
باق۔ (النحل ۹٦)
لن تنالو االبرحتی تنفقو اصما
تحبون (الاعمران ۹۲)

پانچویں یہ کہ جو کچھ دنیا میں جمع کیا
ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے
اور درویشوں کو دے اور خدائے تعالیٰ
کی حفاظت میں سپرد کرے تا کہ اللہ
تعالیٰ کے حضور میں باقی رہے اور اسکے
لئے آخرت کا توشہ اور پونجی اور مدد ہو
اور یہ حاسدوں کے مال و جاہ کے
سبب سے ایک دوسرے کو برا کہنے اور
حسد رکھنے اور عیب لگانے سے امن میں
ہو جائے اللہ عزّ جل نے فرمایا جو
تمہارے پاس ہے ہو چکے گا اور جو اللہ
کے پاس ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تم
ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ
خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

ششم شیطان را و نفس را دشمن
داند و اتباع او را کہ موسوساں انس
اند دشمن گیرد و جز ایشاں را دشمن
بداند لقولی تعالیٰ ان الشیطن
لکم عدو فاتخذه عدوا
(فاطر ٦) ولقوله صلی اللّٰه
تعالیٰ علیه و آله وسلم اعدی
عدوك نفسك ایتی بین
جنیدو پس نفس و شیطان را دشمن
دار دو فرمان ایشاں بز دو نپرستد
بلکہ فرمان خدائے تعالیٰ بر دو اورا
پرستد و بندگی دے کند کہ راہ
راست ایں ست۔ چنانچہ حق
تعالیٰ می فرماید قولہ تعالیٰ الم
اعهد الیکم یبنی آدم ان
لاتعبدو الشیطن انه لکم عد
و مبین و ان اعبدونی هذ
اصراط مستقیم۔ (یسٓ ٦١)

چھٹے یہ کہ شیطان اور نفس کو اور
آدمیوں میں سے اسکے وسوسوں میں
پھنسے ہوئے اُس کے پچھ لگوؤں کو
اور جو اُس کے پچھ لگوئے ہیں انکو
دشمن جانے اس فرمان الٰہی کے سبب
کہ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے
پس اسے دشمن رکھو اور اس ارشاد
نبوی علی صاحبہا و آلہ الصلاۃ والسلام
کے مطابق تیرا سب سے بڑا دشمن
تیرا نفس ہے جو تیرے پہلو میں ہے
پس نفس شیطان کو دشمن رکھے اور
اس کے کہے پر نہ چلے اور اس کے
پیچھے نہ لگے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان
مانے اور اسی کی عبادت و بندگی
کرے کہ یہی سیدھا راستہ ہے جیسا
کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اے اولاد آدم
کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ
شیطان کو نہ پوجنا اور میری بندگی کرنا
یہ سیدھی راہ ہے۔

ہفتم : در طلب قوت کوشش و سعی
بلیغ نہ نماید و بدیں سبب در حرام و
شبہات نہ آویزد و خود را ذلیل و
خوار نہ سازد بلکہ بخدائے تعالیٰ
مشغول شود و داند کہ روزیٔ من
برسائد زیرا کہ ضمان رزق کردہ
است قال اللہ تعالیٰ وما من
دابۃ فی الارض الا علی اللہ
رزقہا ع۱ وفی السماء رزقکم و
ماتوعدون (الذریٰت ۲۲)

خدا را اندانست وطاعت نہ کرد
کہ بر بخت ورزی قناعت نہ کرد

ساتویں یہ کہ روزی کی طلب میں
بربادی کی حد تک پہنچی ہوئی کوشش نہ
کرے اور اس وجہ سے حرام وشبہہ
کی چیزوں میں نہ پڑے اور اپنے
آپ کو ذلیل وخوار نہ بنائے بلکہ اللہ
تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے اور
جان رکھے کہ وہی میری روزی
پہنچائیگا۔ اس لئے کہ اس نے
میرے رزق کی اپنے کرم سے
ضمانت فرمائی ہے۔ ارشاد فرماتا ہے
اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں
جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو
اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو
تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

خدا سے بھی غافل ہے طائع نہیں
کہ جو بخت روزی پہ قانع نہیں

ع۱ (ھود ٦)

ہشتم : اعتماد بر کسے و بر چیزے
نکند در حصول رزق نہ بر زر و سیم
خود نہ بملک و املاک نہ بکسب و
پیشہ و نہ بمخلوقات مثل خود بلکہ توکل
بخدائے تعالیٰ کند کہ مسبب
الاسباب۔ قال اللہ تعالیٰ و من
یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ع۱
و ھو حسبی و نعم الوکیل

آٹھویں : حصول رزق میں اپنے
چاندی سونے گاؤں گراؤں پیسہ اور
مزدوری اور اپنی طرح کی کسی
مخلوق یا کسی اور چیز پر بھروسہ نہ
کرے بلکہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے
کہ وہی تمام سببوں کو سبب بنانے
والا ہے۔ فرمان ربانی ہے جو اللہ پر
بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے اور
بہتر وکیل۔

نظم

ہیں توکل کن ملرزاں پا و دست
رزق تو بر تو ز تو عاشق تر ست
گر تو بنشینی بیاید بر درت
ور نہ بنشینی بود دردسرت
گر کسے بد ہد ترا ہم او دہد
بر کف فضلش عطا ہم او دہد
پس چہ عرضہ میکنی اے بد گہر
احتیاج خود محتاج دگر

نظم

رب پہ تکیہ کر نہ ہرگز ڈگمگا
رزق تیرا تجھ پہ عاشق ہے سوا
گر توکل ہے تو وہ خود آئیگا
گر کی بے صبری تو سر چکرائیگا
کوئی بھی دے اصل میں دیتا ہے رب
کرتے ہیں اس کی عطا سے فضل سب
جو ہیں محتاج میں خود تیری مثال
کس لئے کرتا ہے تو ان سے سوال

ع۱ (الطلاق ۳)

فقط

الحمدللہ کہ چند سطور ہذا حسب الحکم
خداوند نعمت آقائی سندی سیدی
سید ابو قاسم محمد اسمٰعیل حسن ادام
اللہ اقبالہم درکمال عجلت و پریشانی
بتاریخ دوازدہم ماہ ربیع الثانی سنہ
یکہزار و سہ صد و ہشت ہجری
بمقام سیتاپور محمد تامن گنج از تحریر با
اختتام رسید فقط

ختم

الحمدللہ کہ اس تحریر کا یہ حامل المتن اردو
ترجمہ مبارک، جماعت اہل سنت
مارہرہ کے پہلے اجلاس سالانہ کے
جلسۂ علما منعقدہ ۲۱ صفر ۱۳۵۸ھ کی
تجویز ۷ کی تعمیل میں محمد میاں قادری
عفی عنہ نے ۲۲ رجب ۱۳۵۹ھ بدھ
کے دن خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ
مطہرہ میں تمام کیا
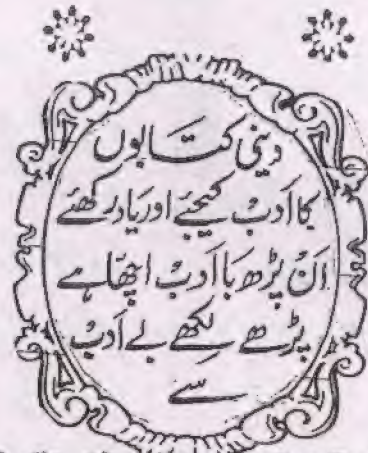
امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کے بعض مکتوبات شریف کا خلاصہ

★ بنام ہدایات مقدسہ ★

(۱) ہر مسلمان عاقل و بالغ پر صوفی ہو یا کوئی اور سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ اپنے عقائد کو علمائے اہل سنت و جماعت کی تحقیقات کے مطابق درست کرے۔ بغیر اس کے علم و عمل اور سلوک سب باطل و مردود ہے۔

(۲) ائمہ دین و ملت و علمائے اہل سنت رضی اللہ عنہم کی تحقیقات کے خلاف جو شخص اپنی عقل سے قرآن و حدیث کو سمجھنا چاہے گا وہ بد مذہب گمراہ ہو جائیگا۔ لہٰذا کتاب و سنت کے مطالب کو حضرات علمائے اہل سنت ہی کے معتقدات و تحقیقات کے مطابق اخذ کرنا فرض ہے۔

(۳) مسلمان کہلانے والے تمام فرقوں میں نجات کا مستحق صرف اہل سنت و جماعت کا مقدس گروہ ہے۔

(۴) اہل سنت و جماعت کے سوا مسلمان کہلانے والے جو بہتر فرقے ہیں ان سب کو حضور اقدس ﷺ نے حدیث

شریف میں ناری وجہنمی فرمایا ہے۔

﴿۵﴾ مذہب اہل سنت کے خلاف جوعقیدہ ہواس کی خباثت ہمیشہ کی موت اور ابدی عذاب تک پہنچادیا کرتی ہے۔

﴿۶﴾ اگر کوئی شخص مذہب اہلسنت و جماعت سے رائی کے دانے برابر بھی جدا نظر آئے تو اس کی محبت کو سمِ قاتل اور اس کے پاس بیٹھنے اٹھنے کو زہر افعی سمجھو۔

﴿۷﴾ ہر ایک بد مذہب فرقے کے مولوی دین کے چور ہیں جس قدر فتنے وفسادات ہو رہے ہیں سب انہیں کی منحوسیت ہے ان کی صحبتوں سے پرہیز رکھنا ضروری ہے۔

﴿۸﴾ بدمذہب فرقوں کے مولوی ابلیس ملعون کے نائب ہیں جنہوں نے شیطان لعین کے کار تضلیل واغواء کا سارا بار خود اپنے اوپر لیکر ابلیس کو آرام وبےفکری کے ساتھ بٹھا دیا ہے۔

﴿۹﴾ اللہ ورسول سے دشمنی وعداوت رکھنے اور گستاخیاں کرنے والوں کے مذہبی ونسبی وحسبی، عیوب و نقائص، نظم ونثر میں تصنیف کرنا اور مسلمانوں کے مجمع میں ممبر پر کھڑے ہوکر پڑھنا اور مسلمانوں کا اپنے مجموں بلکہ اپنی مسجدوں میں بیٹھ کر ان کو سننا اس لئے کہ عوام اہل اسلام ان کو سن کر ان بے دینوں گستاخوں کے عقائد باطلہ اور افعال نامرضیہ سے متنفر وبیزار ہوں نیز اپنے دین و مذہب کو ان کے مکر و

فریب کے جال میں پھنسنے سے محفوظ رکھیں یہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام کی سنتِ جمیلہ ہے۔

﴿۱۰﴾ کشف وکرامات اور مواجید وحالات صرف وہی معتبر ہیں جو عقائد اہل سنت نیز احکام ومسائل شریعت کے مطابق وموافق ہوں اور جو امور بظاہر کشف وکرامات ومواجید وحالات نظر آتے ہوں لیکن مذہب اہلسنت کے خلاف اور شریعت مطہرہ کے مخالف ہوں وہ کشف وکرامت نہیں بلکہ خرابی وبربادی اور استدراج ہیں۔

﴿۱۱﴾ سچا صوفی احوال وافعال واقوال اور علوم ومعارف میں کبھی بھی شریعت مطہرہ کا مخالف ہو ہی نہیں سکتا۔

﴿۱۲﴾ اگر کسی سچے صوفی سے مشاہدہ تجلی الٰہی میں استغراق کے وقت سکر وبےخودی کے سبب ایسے کلمات صادر ہو جائیں جو بظاہر شریعت مطہرہ و مذہب اہل سنت کے خلاف نظر آئیں تو ان کے ظاہری معنیٰ مراد لینا حرام وناجائز ہے۔ بلکہ جب اس کی سچی صوفیت ثابت ہے تو اس قسم کے کلمات کے ایسے معنیٰ مراد لینا فرض ہیں جو اگرچہ بادیٔ النظر میں ان کلمات سے مفہوم نہ ہوتے ہوں بلکہ بعدِ غور وفکر ان کلمات سے سمجھ میں آتے ہوں مگر شریعت مطہرہ و مذہب اہلسنت کے مخالف نہ ہوں۔

﴿۱۳﴾ صوفی جب تک عقائد میں سچا پکا سنی مسلمان نہ ہوگا۔ علم دین

اس کو مفید نہ ہوگا اور جب تک احکام شریعت کا علم اسے حاصل نہ ہوگا
عمل نفع نہ دیگا اور جب تک احکام شرعیہ پر عمل نہ کریگا ریاضتوں،
مجاہدوں سے اسے تصفیۂ قلب وتزکیہ نفس ہرگز حاصل نہ ہوگا۔

﴿۱۴﴾ اسلام کے پانچ ارکان میں سے، نماز، دوسرا رکن ہے۔ نماز
تمام عبادات کی جامع اور جزء ہے نیز تمام مقربہ اعمال میں سے برتر ہے
اور فرائض کی ادائیگی میں سستی نہیں کرنا چاہئے کہ کسی وقت میں فرائض
میں ایک فرض کو ادا کرنا ہزار سال نوافل ادا کرنے سے بہتر ہے اگرچہ
نفلی عبادت نیت خالص سے ادا کی جائے۔ فرض نماز ہمیشہ جماعت
کے ساتھ مسجد میں ادا کریں بلکہ تکبیر اولیٰ ترک نہ ہونے پائے۔ نماز کو
اوقات مستحبہ میں ادا کرے نیز دیگر تمام سنن و مستحبات کو مدنظر رکھے۔

﴿۱۵﴾ زکاۃ کی ادائیگی بھی ضروریات دین سے ہے اس کو رغبت و
شوق سے مصارف زکاۃ تک پہونچائیں۔ شیطان مردود ایسا بھی کرتا
ہے کہ وہ آدمیوں کو فرائض سے روک کر نوافل میں مشغول کرتا ہے اور
زکوٰۃ دینے سے روک دیتا ہے حالانکہ ایک دو پیسے زکوٰۃ کے ادا کرنا
بطریق نفل پہاڑوں برابر سونا صدقہ کرنے سے کہیں بہتر ہے۔

﴿۱۶﴾ رمضان شریف کے روزے بھی ارکان اسلام سے ہیں ان کی
ادائیگی میں بھی اہتمام کرنا چاہئے اور بلا عذر شرعی روزہ نہیں چھوڑنا
چاہئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''روزہ آتش دوزخ سے ڈھال

ہے'' اور اگر کسی عذر شرعی مثلاً مرض وغیرہ سے روزہ چھوٹ جائے تو بعد
عذر کے بلا تاخیر ادا کرنا چاہئے سستی و کاہلی نہ کرے۔

﴿۱۷﴾ اسلام کا پانچواں رکن بیت اللہ شریف کا حج ہے اور اس کی
کچھ شرطیں ہیں جن کو کتب فقہ میں بیان کردیا گیا ہے۔ شرطیں پوری ہو
جانے کے بعد اس کی ادائیگی بھی ضروری ہے سرکار ﷺ نے فرمایا
ہے کہ حج اپنے پہلے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

﴿۱۸﴾ انسان کو خدائے تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے مطابق زندگی
گزارنا چاہئے تاکہ نجات کی امید متصور ہو۔ اور اگر ایسا نہ کریگا تو وہ
سرکش بندہ ہے جس کی سزا طرح طرح کے عذاب ہیں۔ اس لئے حرام و
حلال میں بہت احتیاط برتنی چاہئے جس چیز سے بھی صاحب شریعت
ﷺ نے منع فرمایا ہے اپنے آپ کو اس سے بچائے اور اگر سلامتی
مطلوب ہے تو حدود شرعیہ کی حفاظت کرنی چاہئے۔ خواب خرگوش کب
تک رہیگی اور غفلت کی روئی کانوں میں کب تک لگی رہے گی۔ آخرکار
موت کے فرشتے جگادیں گے اور غفلت کی روئی باہر نکالیں گے۔ اس
وقت سوائے ندامت و حسرت کے کچھ اور نصیب نہ ہوگا۔ سوائے
شرمندگی اور نقصان کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ موت قریب ہے اور
آخرت کے گوں نگوں عذاب تیار ہیں (جو آدمی مرگیا اس کی قیامت قائم
ہوگئی) اس لئے پہلے سے بیدار ہو جائیں۔ جب وہ بیدار کریں گے تو کچھ

فائدہ نہ ہوگا اور شریعت کے اوامر ونواہی کے مطابق کام کریں اور اپنے آپ کو آخرت کے طرح طرح کے عذابوں سے ڈرائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا یھا الذین امنو اقوآانفسکم و اھلیکم نارا و قودھا الناس والحجارۃ (التحریم ٦) یعنی اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ کہ جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

﴿۱۹﴾ کھانا، پینا، سونا، جاگنا، پہننا، اوڑھنا وغیرہ تمام افعال اور حرکات و سکنات میں اپنے مولیٰ عزّ وجل کی رضا مندی منظور ہو، ریا و دکھلاوا مقصود نہ ہو۔ جب شریعت حقہ کے مطابق عمل کیا جائے تو اس وقت ظاہر و باطن دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہوں مثلاً نیند جو سراسر غفلت ہے جب عبادت کی ادائیگی میں سستی دور کرنے کی نیت سے ہو تو وہ نیند بھی اس نیت سے عین عبادت ہو جائیگی۔ جب تک وہ نیند میں رہیگا گویا کہ وہ عبادت میں ہے کیونکہ وہ عبادت کی نیت سے سویا ہے۔

﴿۲۰﴾ توبہ و استغفار اور اپنے عیوب و نقائص کا تفکر اور عذاب اُخروی کا خوف نیز دائمی عذاب کے ڈر کو اس وقت غنیمت سمجھیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش وعفو کی درخواست کریں اور کلمۂ استغفار سو بار دل کی پوری توجہ کے ساتھ زبان پر لائیں۔ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحیّ القیوم و اتوب الیہ۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ مبارک ہے وہ آدمی جس کے نامۂ اعمال میں استغفار زیادہ پایا جائے۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کے بعض ملفوظات وفتاویٰ اور وصایا شریف کا خلاصہ بنام

★ ھدایات مقدسہ ★

﴿۱﴾ اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محبت ایمان کی جڑ ہے اس لئے ہر مسلمان کے دل میں اللہ و رسول کی سچی محبت والفت اور عزّت وعظمت کا ہونا لازم وضروری ہے اگر محبت نہیں تو سب عبادات و ریاضات بیکار اور بے فائدہ ہیں عمر بھر کی عبادت ایک طرف اور اللہ و رسول کی محبت ایک طرف۔ جس شخص کو دنیا جہاں میں کوئی معزز، کوئی رشتہ دار، کوئی عزیز، کوئی شئی، اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دیگا، اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ) (تلخیصاً ملفوظات وتمہید ایمان)

﴿۲﴾ تمام عبادات خالصاً لوجہ اللہ ہونی چاہئے۔ کبھی اپنے اعمال پر نازاں نہ ہو کہ کسی کے عمر بھر کے اعمال حسنہ اس کی کسی ایک نعمت کا جو اس نے اپنی رحمت سے دی ہے بدلہ نہیں ہو سکتے۔ (ملفوظات)

﴾۳﴿ حتیٰ الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور مذہب اہل سنت و جماعت جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ (وصایا شریف)

﴾۴﴿ تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان اقدس میں گستاخی و بے ادبی کرنے والا کافر ہے اور توبہ کے بعد بھی سزا کا مستحق ہے اور تمام مسلمانوں کا اس پر بھی اجماع ہے کہ کوئی غیر نبی کسی نبی سے افضل یا برابر نہیں ہوسکتا جو کسی غیر نبی کو کسی نبی کے ہمسر مانے یا کہے وہ بالاجماع کافر و مرتد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

﴾۵﴿ حضور ﷺ خاتم النبیین یعنی سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے زمانہ یا آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی ہرگز نہیں ہوسکتا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

﴾۶﴿ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا ہے جو شخص کسی مخلوق کے علم کو حضور اقدس ﷺ کے علم اقدس سے زیادہ بتائے وہ کافر و بے ایمان ہے۔ (فتاوی رضویہ شریف)

﴾۷﴿ تمام صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم کی تعظیم فرض ہے اور ان میں سے کسی پر طعن حرام اور ان کے باہمی اختلافات میں غور و خوض ممنوع۔ حدیث پاک میں ارشاد ہوا اذا ذکر اصحابی فامسکوا یعنی جب میرے صحابہ کا تذکرہ کیا جائے تو خاموشی اختیار کرو۔ (فتاوی رضویہ شریف)

﴾۸﴿ علمائے مشائخ پر عوام کو اعتراض کا کوئی حق نہیں یہاں تک کہ

کتب دینیہ میں تصریح ہے کہ اگر صراحۃً نماز کا وقت جا رہا ہے اور عالم دین نہیں اٹھتا تو جاہل کا یہ کہنا گستاخی ہے کہ نماز کو چلیئے وہ اس کے لئے ہادی بنایا گیا ہے نہ کہ یہ اس کیلئے۔ عوام مسلمین پر تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، وضو، غسل، قرأت جیسے مسائل کی درستی فرض ہے جس کا روز قیامت ان پر مطالبہ و مواخذہ ہوگا، اپنے رتبہ سے اونچی باتوں میں کچہریاں جمانا، کھچڑیاں پکانا اور رائیں لگانا گمراہی کا پھاٹک ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ) (فتاوی رضویہ شریف)

﴾۹﴿ قبور کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں دنیا میں بے رغبت کریں گی اور آخرت کی یاد دلائیں گی خصوصاً زیارت مزارات اولیاء کرام کہ موجب ہزاروں ہزار برکت و سعادات ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

﴾۱۰﴿ جس طرح تقدیر کو بھول کر تدبیر پر پھولنا کفار کی خصلت ہے یونہی تدبیر کو محض عبث مطرود اور فضول و مردود بتانا یا سمجھنا بھی کسی کھلے گمراہ یا سچے مجنون کا کام ہے۔ کیوں کہ اس سے بے شمار آیات و احادیث سے اعراض اور تمام انبیائے کرام و صحابہ عظام پر اعتراض لازم آتا ہے۔ حضرات مرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ اجمعین سے زیادہ کسی کا توکل اور ان سے بڑھ کر تقدیر الٰہی پر کس کا ایمان، مگر پھر بھی وہ ہمیشہ تدبیر فرماتے اور اس کی راہیں بتاتے اور خود کسب حلال میں محنت کر کے رزق طیب کھاتے۔

(فتاوی رضویہ شریف)

﴿۱۱﴾ تقلید شخصی فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتہاد اس سے روگردانی گمراہ بددین کا کام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

﴿۱۲﴾ مذاہب اربعہ اہل سنت سب رشد وہدایت ہیں۔ جوان میں سے جس کی پیروی کرے عمر بھر اس کا پیرو رہے کبھی کسی مسئلہ میں اس کا خلاف نہ کرے وہ ضرور صراط مستقیم پر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

﴿۱۳﴾ ان مذاہب میں سے ہر مذہب انسان کے لئے نجات کو کافی ہے تقلید شخصی کو شرک یا حرام کہنے والے گمراہ ضالّین اور متبع غیر سبیل المومنین ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

﴿۱۴﴾ جس طرح حضور سرکار دو عالم ﷺ مبیّن ومبلغ احکام الٰہی ہیں اور آپ کی طاعت جز وایمان ویسے ہی رئیس المجتہدین حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے حکم وہدایت کے مبلغ ومبیّن ہیں اس حیثیت سے آپ واجب الاطاعت ہیں (عقائد حقہ اہلسنت)

﴿۱۵﴾ حضور اکرم سید عالم ﷺ کے میلاد مبارک کی محفل منعقد کرنا اور بوقت ذکر ولادت دست بستہ کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھنا جشن عید و میلاد منانا کار ثواب اور جائز و مستحسن ہے (رسائل رضویہ)

پیارے اسلامی بھائیو! لا ادری ما بقائی فیکم مجھے معلوم نہیں میں کتنے دن تمہارے اندر ٹھہروں۔ تین ہی وقت ہوتے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپا، بچپن گیا جوانی آئی جوانی گئی بڑھاپا آیا۔ اب کونسا چوتھا وقت

آنے والا ہے جس کا انتظار کیا جائے۔ ایک موت ہی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ہوں اور میں ہوں مگر اب بظاہر اس کی امید نہیں۔ اس وقت دو وصیتیں میں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں۔

ایک یہ کہ

تم مصطفیٰ پیارے ﷺ کی بھولی بھیڑیں ہو اور بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں۔ تمہیں فتنے میں ڈال دیں۔ تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں (لہٰذا ان سے بچو اور دور بھاگو) دیوبندی، وہابی، غیر مقلد، رافضی، قادیانی، وغیرہ یہ سب بھیڑیے تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ (ان کے کتب و رسائل اور مدارس سے بچو اور اپنے اہل وعیال کو بچاؤ) حضور ﷺ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روشن ہوئے ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے ان سے ائمہ دین روشن ہوئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں کہ یہ نور ہم سے لو۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم ہم سے روشن ہو اور وہ نور یہ ہے کہ اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سچی محبت اور تعظیم، ان کے دوستوں کی خدمت وتکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت ونفرت۔

جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا
ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہ رسالت علیہ التحیۃ
والثناء میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے
اندر سے اسے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ میں پونے چودھا برس
کی عمر سے یہی بتاتا رہا اور اس وقت پھر یہی عرض کرتا ہوں۔ اس لئے ان
باتوں کو خوب سن لو! حجۃ اللہ قائم ہو چکی۔ اب میں قبر سے اٹھ کر تمہارے پاس
بتانے نہ آؤں گا جس نے اسے سنا اور مانا اس کے لئے قیامت کے دن نور و
نجات ہے اور جس نے نہ مانا اس کے لئے ظلمت و ہلاکت ہے۔ جو یہاں
موجود ہیں سنیں اور مانیں اور جو یہاں موجود نہیں ہیں تو حاضرین پر فرض ہے
کہ غائبین کو (حتی الامکان) اس سے آگاہ کریں۔ یہ تو تھی پہلی وصیت اور

دوسری یہ کہ

آپ حضرات نے مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہونچنے دی۔ میرے کام آپ لوگوں
نے خود کئے مجھے نہ کرنے دیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو جزائے خیر دے۔
مجھے آپ لوگوں سے امید ہے کہ قبر میں بھی اپنی جانب سے کسی قسم کی تکلیف کا
باعث نہ ہوں گے۔ میں نے تمام اہل سنت سے اپنے حقوق لوجہ اللہ تعالیٰ معاف
کر دیئے ہیں۔ آپ لوگوں سے دست بستہ عرض ہے کہ مجھ سے جو کچھ آپ کے
حقوق میں کمی و کوتاہی ہوئی ہو وہ معاف کر دیں اور حاضرین پر فرض ہے کہ جو
حضرات یہاں موجود نہیں ہیں ان سے میری معافی کرلیں۔ (تلخیص وصایا شریف)

ایک اہم خط

محترم قاری محمد عبدالرشید صاحب قادری رضوی۔۔۔۔۔ سلام مسنون

عوافی مزاج!۔۔۔۔۔۔۔۔ زاد عمرک ونفعنا ببرکاتہ

ارسال کردہ کتب واشتہار باصرہ نواز ہوئے۔۔۔۔۔۔۔ شکریہ

فی الواقع دیکھ کر پڑھ کر قلبی مسرت حاصل ہوئی کہ ان دنوں وہ بھی ایسے ماحول میں
جبکہ مذہب کے بجائے مشرب اور شریعت وطریقت کے بجائے عقیدت وبدعت کا
رجحان زوروں پر ہے، آپ کا یہ اقدام نہایت ہی مستحسن ہے، اس لئے آپ قابل
مبارک باد اور مستحق اجر وثواب ہیں۔

یہ غیر مختلف فیہ ہے کہ رد بدعات ومنکرات اور فرق باطلہ کی سرکوبی کے لئے
نشرو اشاعت کا سلسلہ سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے، کیونکہ ذرائع ابلاغ وترسیل میں
تقریر کے بجائے تحریر ہر زمانے میں مئوثر وکامیاب رہی ہے، مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے
کہ دوام واخلاص مزید عطا فرمائے۔ اور افتراق وانتشار سے بچائے آمین

فقط والسلام۔

محمد معین الدین اشرفی مصباحی
خادم درس وافتاء جامع اشرف
درگاہ شریف کچھوچھہ مقدسہ
۲۱.۷.۲۰۰۱

اُمت مسلمہ کی خیر خواہی اور خالص اسلام وسنیت کی اشاعت کے مقدس
جذبے کے تحت سرزمین پیلی بھیت شریف پر چلنے والا واحد نشریاتی ادارہ

مؤسسہ مرآۃ الدّعوۃ الاسلامیہ

کوئی معمولی اور محض نام کا ادارہ نہیں بلکہ کتاب وسنت اور دعوت دین کی ایک مؤثر آواز ہے جو بدعت وگمراہی اور جہالت وخرافات کی تیز و تند ہواؤں میں مسلک اعلیٰ حضرت کا علم اٹھائے ہوئے پورے ملک میں پچھلے 20 سال سے اشاعت دین کی ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس لئے ادارہ تمام احباب اہلسنت کی دعاؤں اور مادّی تعاون کا طلب گار ہے آپ کی معمولی توجہ ادارے کے بقا واستحکام کی ضمانت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

لہٰذا چرم قربانی اور زکوٰۃ وفطرہ ودیگر عطیات اس کو دینا جہاں دین کی عظیم خدمت ہے وہیں صدقۂ جاریہ بھی ہے۔ آپ اپنے احباب و رشتہ داروں کو ترغیب دلا کر بھی نیکیاں حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ راہ خدا میں پیسہ دلانے والا بھی دینے والے ہی کی طرح اجر وثواب کا مستحق بنتا ہے اس لئے اس اہم کام کی طرف ضرور توجہ دیں۔ اللہ ہم اور آپ سب کا حامی وناصر ہے۔

نوٹ : ادارے کی جانب سے حصّے والی قربانی کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے اگر آپ حصے والی قربانی میں شرکت کرنا چاہیں تو ذمہ داران ادارہ سے رابطہ قائم کریں۔ پتہ :۔

Mob. 09719703910

State Bank of India,

Branch Jahanabad, Pilibhit Branch Code SBIN 0003469

A/c. No. 32207352837 Name **Abdul Rashid**

دارالعلوم غریب نواز وقت کی اہم ترین ضرورت

برادران اسلام سرزمین ہند علماء ومشائخ اور بزرگان دین کی سرزمین ہے اس ملک میں ان پاک طینت ہستیوں خاص طور پر سلطان الہند عطاء رسول حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ نے اسلام وسنیت کی ترویج واشاعت کی خاطر گراں قدر خدمات انجام دیں، جس کے لئے انھوں نے ایک طرف خانقاہیں اور مساجد قائم کیں تو دوسری جانب جگہ جگہ مکاتب ومدارس بھی قائم کئے۔ خانقاہوں میں معرفت الٰہی کے اسرار و رموز سکھائے جاتے تو مکاتب ومدارس میں شریعت مطہرہ کے اصول وقوانین کی تعلیم دی جاتی۔ انہیں ذوات قدسیہ کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ وثمرہ ہے کہ آج ہمارے درمیان اسلامی اقدار وروایات پائے جانے کے ساتھ ساتھ ہزاروں کی تعداد میں مدارس ومساجد بھی موجود ومحفوظ ہیں۔

اسلاف کرام کے اسی طریقۂ کار کے مطابق روحانی راجدھانی اجمیر مقدس کے جوار میں صوبائی راجدھانی جے پور میں حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے باضابطہ طور پر دارالعلوم غریب نواز کا قیام عمل میں آیا ہے۔ الحمدللہ! اب تک پانچ کمروں کی تعمیر کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے، جن میں سردست مندرجہ ذیل شعبہ جات جاری ہیں:

① پرائمری ② تحفیظ القرآن الکریم ③ تجوید القرآن الکریم ④ نشرواشاعت ⑤ تعلیم بالغاں

علاقے کی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ہمارے منصوبے

○ ابتدائی عربی وفارسی ○ عصری علوم وکمپیوٹر ○ ہندی، انگلش اور شعبہ تعلیم نسواں بھی قائم کرنا ہے۔ جس کے لئے ہمیں مزید کئی کمروں کی ضرورت ہے۔

اس لئے قوم کے مخیّر حضرات سے گزارش ہے کہ ہر مواقع خیر پر اپنے اس محبوب ادارہ کو اپنے زکوٰۃ وچرم قربانی اور صدقات وخیرات وغیرہ سے نواز کر ثواب دارین کے مستحق بنیں۔

ان الله لایضیع اجر من احسن عملا ،

خط وکتابت کا پتہ۔۔۔ مولانا صغیر انور صاحب نوری
ناظم اعلیٰ دارالعلوم غریب نواز، خانیہ بندھا، جیپور راجستھان

بدعہدی
اور
وعدہ خلافی

سوال: مکتوب نے مکتوب الیہ کو ایک شادی میں مدعو کیا۔ مکتوب الیہ نے وعدہ کیا کہ ہم دولہا کی طرف سے شرکت کریں گے، دلہن کے گھر نہیں جائیں گے، مگر مکتوب الیہ شریک نہیں ہوئے۔ لہٰذا اس کے لئے کیا حکم ہے۔

السائل- ارشاد علی خاں، دہلی

الجواب: بلا عذر وعدہ خلافی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و اوفو بالعہد ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر ابو طاہر محمد طیب قادری غفرلہٗ

نوٹ

وعدہ خلافی ایک ایسی لعنت ہے کہ جس سے بے شمار برائیوں کے دروازے کھلتے ہیں اور یہ نفاق کی علامات میں سے ایک علامت بھی ہے اس کا مرتکب گناہ کبیرہ میں مبتلا اور فاسق ہے۔ وعدہ خلافی کی مذمت و برائی صدہا آیات و احادیث میں فرمائی گئی اور وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا گیا مگر افسوس کہ آج کے اس فیشن ایبل (Fashionable) دور میں بدعہدی و وعدہ خلافی کو کچھ لوگوں نے تو حلال و مباح تصور کر لیا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ کتنے لوگ اس برائی کو برائی خیال نہیں کرتے اور عوام تو عوام بہت سے خواص تک اس میں مبتلا نظر آتے ہیں اور اس کا ارتکاب کرتے ہوئے قطعی شرم یا جھجھک تک محسوس نہیں کرتے بلکہ شیر مادر کی طرح ہضم کر جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ ہے کہ اعتماد اٹھتا جا رہا ہے اور سماج و معاشرہ میں طرح طرح کی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ ان حالات میں اگر ہمارے علماء کرام و مبلغین حضرات نے اس پر بھرپور اور مکمل توجہ نہیں دی تو آنے والی نسلیں نہ صرف اس کی مرتکب ہونگی بلکہ پھر یہ برائی جڑ پکڑ لیگی۔ اور پھر اس کا خاتمہ اگر محال نہیں تو مشکل یقیناً ہو جائے گا۔ بلکہ مشکل تو آج بھی ہے۔